OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/arjish.v6.03(22)u21.240-257

ایکٹ 1939 کے سیکشن 2 میں مردانہ نقائص کی بنیاد پر فسخِ نکاح: فقہ جعفریہ کے تناظر میں تقابلی مطالعہ

Dissolution of Marriage on the Ground of Male Defects in section 2 of Act 1939: A Comparative Study in the Context of Fiqh Jafaria

Syed Musrrat Iqbal Zaidi
Ph.D Scholar Al-Mustafa International University, Qum. I.R. Iran.
Email: zaidimiqbal@yahoo.com

Prof. Dr. Khalid Ghafouri al-Hasani
Professor, Department of Comparative Jurisprudence Al-Mustafa International University, Qum. I.R. Iran.
Email: m_qafory2005@yahoo.com

Prof. Dr. Syed Mehdi Mirdadashi Kari
Professor, Department of Private Law, Islamic Azad University, Qum. I.R. Iran.
Email: mirdadashim@yahoo.com

Received on: 18-07-2022 Accepted on: 19-08-2022

Abstract

Dissolution of marital relationship is possible under special conditions provided by jurisprudence and law. A study of the family laws enforced in Pakistan courts shows that according to Section (2) of the Muslim Annulment of Marriage Act 1939, a woman has the right to annul a marriage on the grounds of a male defect. However, in the act of 1939, the husband's loss of manhood at the time of marriage has been declared as a reason for annulment of marriage for a woman. The law is bound to give the degree of divorce on the demand of a woman, but what kind of loss of manhood is it? A man does not have the ability to stretch his penis or the penis is short or cut? There is no interpretation in this law. In Jafari jurisprudence, a man's loss of the power of manhood is also a reason for annulment of marriage. But with the interpretation that the man's loss of the power of manhood, it is possible because of the man's testicles! Testicle is said to be a man in which both testicles have been removed; It is possible for a man to lose the power of manhood because of Jabb! Majboob is said to be the man whose penis is cut off by the root; It is possible for a man to lose his erectile power die to male genitalia! Anan is said to be a man whose penis becomes weak and he is not able to have sexual intercourse with women. In Jafari jurisprudence, the order and conditions of the three defects are different, the marriage is not annulled just by the woman's request for annulment. The current research is organized with a comparative perspective in jurisprudence and the aforementioned clause of the law and its purpose is to shed light on the commonalities and differences of marriage annulment due to male defect in Jafari jurisprudence and Pakistani law.

Keywords: Act 1939, Male defects, Jabb, Anan, Testicle, Annulment of marriage.

تمہید

عقدِ نکاح، ان معاہدوں میں سے ایک ہے جسے بعض حالات میں ختم کیا جاسکتا ہے، کیونکہ بعض اوقات ایسی وجوہات ظاہر ہوتی ہیں جو عورت اور مرد، دونوں کی مشترکہ زندگی کے تسلسل کو ناممکن وتکلیف دہ یا فتنہ وفساد میں تبدیل کردیتی ہیں۔ اس لیے قرآنی تعلیمات لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ[1]، اور پاکستانی قوانین[2] نے نکاح کو فسخ کرنے والے اصولوں سے اتفاق کرتے ہوئے، کچھ صورتوں اور کچھ شرائط کے تحت درست تسلیم کیا ہے۔ مسلم تنسیخِ نکاح ایکٹ 8 بابت 1939ء خواتین کے رشتۂ ازدواج پر شکوک وشبہات دور کرنے اور انہیں شوہر کے کچھ عیوب کی بناپر زوجیت سے چھٹکارا دلانے کیلئے 17 مارچ 1939ء کو نافذ کیا گیا۔ فسخ نکاح کی قانونی حیثیت اور درستگی کا اصول، ایک ایسا حق ہے کہ بعض صورتوں میں شوہر اور بعض صورتوں میں بیوی اس حق کو استعمال کرکے اپنے آئندہ کے نقصانات سے بچ سکتے ہیں۔ چونکہ خاندان کی مضبوطی اور پائیداری، ہر معاشرے کے اہم معاملات میں سے ایک سمجھی جاتی ہے۔ تاہم عقدِ نکاح کے نتیجے میں متاثرہ شخص کو زیادہ نقصان سے بچانے کیلئے ملکی قانون اور فقہ اسلامی نے یہ راستہ فراہم کیا ہے۔

پاکستانی عدالتی قوانین بالخصوص ایکٹ 1939ء کی دفعہ (2) میں مردانہ عیب کی بناپر فسخِ نکاح کا سبب ذکر کیا ہے تو اس مضمون میں، اس سبب کی عکاسی کرتے ہوئے، دونوں (فقہ و قانون) کے نقطۂ نظر سے مذکورہ عیب کی بناپر نکاح کے خاتمے کے مشترکات واختلافات اور شرائط کو ظاہر کیا گیا ہے۔ مسلم تنسیخِ نکاح ایکٹ 1939ء کی دفعہ (2) کی شق (5) مرد کی قوتِ رجولیت سے محرومیت کو عیب ذکر کرتے ہوئے تفریق کا حق زوجہ کو عطا کرتا ہے، اس بناپر عورت فسخِ نکاح کا دعویٰ کرسکتی ہے لیکن مردانہ کمزوری اور قوتِ رجولیت سے محرومی کی تشریح اور کوئی خاص شرط قانون میں واضح نہیں ہے۔ جبکہ فقہ جعفریہ میں مردانہ جنسی عیب کی تشریح اور موارد و شرائط بھی بتائے گئے ہیں نیز مقاربتی عیوب رشتۂ زوجیت میں آنے سے پہلے واقع ہوا یا بعد میں! دخول سے پہلے عیب واقع ہوا یا بعد میں! پیشِ نظر تحقیق میں قانونی اور فقہی تناظر میں اسے واضح کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس ملک کی آبادی کا ایک بڑا حصہ فقہ جعفریہ کی پیروی کرتا ہے جس کے اپنے احوال شخصیہ میں قرآن وسنت اور اقوال معصومین علیہم السلام سے اخذ کردہ مردانہ عیوب کی بناپر فسخِ نکاح کے فقہی قوانین موجود ہیں۔

لہذا ضرورت اس امر کا تقاضہ کرتی ہے کہ فقہ جعفریہ اور ایکٹ 1939ء کی دفعہ (2) کی شق نمبر (5) میں مندرج قانون کے درمیان تقابلی جائزہ لیا جائے تاکہ اسے پاکستان کی عدالتوں، ججوں اور قانون کے متلاشیوں کیلئے دستیاب کرایا جائے۔

(الف): ایکٹ 1939ء کی دفعہ (2) میں عیوب مرد اور فسخِ نکاح کا اختیار

مسلم تنسیخِ نکاح ایکٹ 8 بابت 1939ء کی دفعہ (2) کی شق (5) میں بیان کیا گیا ہے کہ "شادی کے وقت سے خاوند قوتِ رجولیت سے محروم تھا اور ابھی تک محروم چلا آرہا ہے"[3]۔ مذکورہ بیماری یا عیب کی سبب پاکستانی مسلم تنسیخِ نکاح ایکٹ عورت کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ کورٹ سے رجوع کرکے اپنا نکاح فسخ کراسکتی ہے اور قانون بھی عورت کے مطالبہ پر ڈگری جاری کرنے کا پابند ہے۔

ایکٹ 1939ء کی اس دفعہ میں شوہر کی مردانہ کمزوری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اسی محرومیت کی سبب عورت کو فسخِ نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن اس قانون میں مرد کا قوتِ رجولیت سے محروم ہونا یعنی نامرد ہونے کی تعریف اور اقسام کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا گیا، اسی طرح اس بات کو بھی قانون میں روشن نہیں کیا گیا کہ عورت نکاح سے قبل، مرد کی مردانہ کمزوری کا علم رکھتی یا نہیں! آیا ہر مردانہ محرومیت کے سبب عورت کو فوری نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا کوئی خاص شرط کے تحت فسخ کیلئے اقدام کر سکتی ہے؟ البتہ قانون کے ظاہری الفاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عورت پر مرد کی مردانہ کمزوری آشکار ہونے سے لیکر جب چاہے وہ فسخ کا اقدام کر سکتی ہے، چاہے اس میں جتنا بھی عرصہ گزر جائے۔

(ب): فقہ جعفریہ میں عیوب کی تعریف واقسام اور فسخ نکاح کا اختیار

فقہ جعفریہ میں نہ صرف عورت کو مرد کے مردانہ عیوب کی وجہ سے نکاح فسخ کرانے کا حق ہے بلکہ مرد کو بھی عورت کی بعض جنسی وجسمانی بیماریوں کے سبب نکاح فسخ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ البتہ مرد و عورت کے فسخِ نکاح کا سبب بننے والے عیوب کی قسمیں ہیں اور ہر ایک عیب کے سبب نکاح فسخ ہونے کی اپنی شرط ہے3 اگر مرد و عورت میں سے کسی میں بھی وہ شرائط پائی گئیں تو مدِ مقابل کو نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن ایکٹ 1939ء کی دفعہ (2) میں صرف عورت کو حقِ فسخ حاصل ہے۔ لہذا ایکٹ میں درج فسخِ نکاح کی بیان کردہ شق کے پیشِ نظر تحقیقی دائرہ بھی مرد کے اس مخصوص عیب تک ہی محدود کیا گیا ہے، بنابرایں، مذکورہ شق کا فقہی تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے۔

عیب کا مفہوم

ابتدائے سخن میں عیب کی تعریف روشن کرتے چلیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ عیب کیا ہے اور اس بحث میں عیب سے کیا مراد ہے۔ لذا اہل علم و دانش اور علمِ لغت کے ماہرین کے نزدیک کسی چیز میں کمی یا نقص ہو، "ہنر کا نقیض[4] کو عیب کہا جاتا ہے۔ العیب، فتح و سکون کے ساتھ، مفرد "عاب" اور جمع عیوب، نقص کے معنی میں ہے، "الرداءة والنقيصه التى يخلو منها الخلق السليم او الصنع السليم[5]"، راغب اصفہانی نے عیب کی تعریف میں لکھا: ہر وہ حالت جس سے کسی چیز میں نقص پیدا ہو جائے، یعنی چیز اس سبب معیوب ہو جائے[6]۔ کچھ فقہاء نے عیب کی تعریف میں لکھا: انّ كل ما كان فى اصل الخلقه فزاد او نقص فهو عيب فالزياده كالاصبع الزائد والنقصان كفوات عضو[7]" ہر وہ چیز جو اصلِ خلقت میں کم یا زیادہ ہو، اسے عیب کہتے ہیں جیسے انگلی کا زیادہ ہونا یا کسی عضو کا کم ہونا۔ لہذا اس مقام پر عیب سے مراد وہ نقص و کمی ہے جس کے سبب سے انسان نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔ بنابرایں، عیوب سے مراد وہ امراض و نقائص جو زوجین میں سے کسی میں بھی پائے جائیں، فرد مقابل کو عقد توڑنے کا جواز پیدا کرتے ہیں۔ پاکستانی عائلی قوانین میں عیب کے متعلق کوئی جامع تعریف بیان نہیں کی گئی بلکہ چند ایک عیوب کا ذکر دیکھنے میں آتا ہے۔

مرد کے مخصوص عیوب

مرد یا شوہر کے وہ مخصوص عیوب جن کی وجہ سے عورت زوجیت کے رشتے سے آزاد ہو سکتی ہے، تین قسم کے ہیں3 جعفری فقہاء اس بارے

میں تحریر کرتے ہیں:"اما عیوب الرجل فثلاثه الجب والخصاء والعنه[8]"وہ عیب جو عورت کو فسخِ نکاح کا مطالبہ کرنے کا حق دیتے ہیں وہ جَبّ، خصی اور عنن ہیں۔ایکٹ 1939ء کی دفعہ (2) کے مطابق شوہر کا قوتِ رجولیت سے محروم ہونا، ممکن ہے جَبّ کی وجہ سے ہو، ممکن ہے خصی ہونے یا مرد کے عنین ہونے کی وجہ سے ہو لیکن فقہاء کے اقوال اور ایکٹ 1939ء اس مسئلہ میں متفق القول نظر آتے ہیں کہ زوجہ مرد کی مذکورہ بیماریوں کے پائے جانے کی صورت میں فسخِ نکاح کا حق رکھتی ہے۔لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا بیماری کا انکشاف ہوتے ہی زوجہ کو حقِ فسخ کا اختیار حاصل ہے یا فقہی لحاظ سے شرائط رکھی گئی ہیں؟اگرچہ مذکورہ ایکٹ میں کسی خاص شرط کا تذکرہ نہیں ملتا،البتہ فقہ جعفریہ میں مذکورہ بیماریوں کی صورت میں خاص شرائط کا لحاظ رکھا گیا ہے۔لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مرد کی تینوں مخصوص عیوب کو جدا جدا مورد بحث قرار دیا جائے۔

(پہلا عیب): عنن کی تعریف

تمام فقہاء کے نزدیک مرد کے مخصوص عیوب میں سے ایک عیب مرد کا "عنن" ہونا ہے۔لغت میں عنن کا مطلب نامرد، مجامعت کرنے پر ناتوان ہونے کو کہا جاتا ہے[9]۔ابن منظور نے لسان العرب میں عنن کی تعریف میں لکھا:"العنین الذی لا یاتی النساء و لا یریدھن[10]"، عنین اسے کہتے ہیں جو مرد عورتوں سے جماع نہ کر سکے اور عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ کرے۔ فقہی اصطلاح میں بھی فقہاء نے عنن کا یہی معنی لیا ہے کہ مرد مجامعت پر قادر نہ ہو۔فقہاء نے عنین کی تعریف میں لکھا:"ھو مرض تضعف معه القوه عن نشر العضو بحیث یعجز عن الایلاج[11]"، عنین ایک ایسی بیماری ہے جس کی سبب سے مرد کا عضوِ تناسل کمزور پڑ جاتا ہے،اس طرح سے کہ اس میں تناؤ اور سختی کی قدرت نہیں رہتی۔لہذا مذکورہ لغوی و اصطلاحی تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ جو مرد مجامعت کی صلاحیت نہیں رکھتا،اسے عنین کہا جاتا ہے۔

عنن کے سبب فسخِ نکاح کی مشروعیت

فقہی مبادیات کی روشنی میں مرد کے عنین ہونے کی صورت میں بغیر کسی اختلافِ نظر کے تمام فقہاء کے نزدیک عورت کو نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے۔اپنے اس مبنیٰ پر فقہاءے جعفریہ روایات و اجماع کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

(دلیل اول): روایات: عنین مرد کے متعلق اہل بیت اطہار علیہم السلام سے متعدد روایات نقل ہوئی ہیں، جن سے واضح حکم ملتا ہے کہ مرد کے عنین ہونے کی صورت میں عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار دیا گیا ہے۔مقالہ کی محدودیت کے پیشِ نظر مدعیٰ کے اثبات کیلئے انہی روایات میں سے ایک روایت پیش کریں گے۔

جناب ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک خاتون کے متعلق سوال کیا:"قال: سالت اباعبد الله علیه السلام عن امراہ ابتلی زوجھا فلا یقدر علی جماع ا تفارقه؟ قال: نعم ان شاءت[12]"، جس کا خاوند کسی بیماری میں مبتلا ہونے کے سبب سے اس کے ساتھ مجامعت کرنے پر قادر نہیں ہے، آیا یہ عورت اس مرد سے علیحدہ ہو سکتی ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اگر وہ خاتون چاہے تو اس سے جدا ہو سکتی ہے۔اس روایت میں سوال کرنے والے کے سوال ہی سے واضح ہے کہ بیماری کی وجہ سے مرد میں مجامعت کی قدرت ختم ہو گئی ہے،

عورت کیلئے مقصدِ نکاح ختم ہو گیا ہے۔ اب اس حالت میں زوجہ کے اپنے اختیار میں ہے، چاہے اسی حالت میں ساتھ زندگی بسر کرے یا علیحدگی اختیار کرے۔ جناب ابو صباح کنانی نے امام جعفر صادقؑ سے ایک اور روایت نقل کی ہے[13]، وہ روایت بھی اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ بیماری نہ ختم ہونے والی ہو تو بھی نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار عورت کو حاصل ہے۔

(دلیل دوم): اجماعِ فقہاء: مرد کے عنین ہونے کی صورت میں فقہاء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار ہے۔ اس بارے میں صاحب جواہر[14]، فاضل ہندی[15] اور محقق کرکی نے لکھا: "انّ العنه من جمله عیوب الرجل الذی تسلط المراه علی فسخ نکاحه بالنص المسفیض والاجماع من علماء الاسلام[16]"، عنن من جملہ مرد کے عیوب میں سے ہے، اس بنا پر عورت کو اپنا نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے، مستفیضہ نص اور علماء اسلام کا اس بارے میں اجماع ہے۔

عنن کے سبب فسخِ نکاح کی شرائط

مرد کے عنین ہونے کی صورت میں عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار حاصل ہونے کے بارے میں جعفری فقہاء تین شرائط بیان کرتے ہیں۔

(شرط اول): اکثر فقہاء امامیہ من جملہ ابن براج[17]، شیخ طوسی[18]، ابن حمزہ[19]، محقق حلی[20]، ابن ادریس[21]، صاحب جواہر[22]، شہید ثانی[23]، فاضل ہندی[24] اور محقق کرکی تصریح کرتے ہیں: "فمتی تحققی العنه تسلطت المراه علی الفسخ بشرط ان لا یسبق علی عروض العنه وطؤه ایاها فی النکاح فان سبق ذلک له یکن لها فسخ[25]" مرد کے عنن کی سبب اس صورت میں عورت کو فسخِ نکاح کا حق حاصل ہو گا جب اسی عقد میں عورت سے مجامعت کرنے پر قادر ہو اور اگر ایک بار بھی مجامعت کی ہو تو عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔

لہذا ایک مرتبہ بھی زوہر نے مجامعت کی ہو تو عورت کا اختیارِ فسخ سلب ہو جاتا ہے۔ معصومین علیہم السلام سے منقول روایات میں بھی یہی حکم ملتا ہے۔ جناب سکونی نے حضرت امام جعفر سادقؑ سے اور انہوں نے امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام سے روایت کی ہے: "قال: من اتی امراه مره واحده ثم اخذ عنها فلا خیار لها[26]"، آپؑ نے فرمایا: جس شوہر نے بھی ایک مرتبہ اپنی زوجہ سے مجامعت کی پھر دوبارہ نہ کر سکا تو عورت کیلئے حقِ فسخ کا اختیار نہیں رہتا۔

روایت کے واضح الفاظ ہیں کہ "مرۃ واحدۃ" سے فقہاء نے عورت کے اختیارِ فسخ کے ختم ہونے کو دلیل بنایا ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت جناب اسحاق بن عمار سے انہوں نے اپنے والد کے توسط سے، امام علی علیہ السلام سے بیان کیا ہے "اذا تزوج الرجل امراه فوقع علیها مره ثم اعرض عنها فلیس لها الخیار[27]"، جب مرد نے عورت سے شادی کی تو پھر اس سے مجامعت کی، بعد میں وہ عورت مرد سے علیحدہ ہونا چاہا تو اس صورت میں عورت سے فسخ کا اختیار سلب کر دیتا ہے۔

(شرط دوم): تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مرد مکمل جماع کرنے سے ناتوان ہو۔ شیخ طوسی نے المبسوط[28] اور الخلاف[29] میں اور فاضل ہندی نے کشف اللثام میں تحریر کیا: "و یشترط عجزه عن وطئها و وطء غیرها اتفاقا[30]"، عورت کیلئے جدائی کی شرط یہ ہے کہ مرد اس عورت

کے ساتھ یا کسی دوسری عورت کے ساتھ مجامعت کرنے پر قادر نہ ہو۔ چاہے وہ اپنی زوجہ سے جماع نہ کر سکتا ہو یا دوسری خواتین سے، چاہے قُبل میں دخول ہو یا دُبُر میں۔ لہذا اس صورت میں عورت کو فسخ کا اختیار نہیں دیا گیا ہے۔

(شرط سوم): فقہ جعفریہ میں عورت کے اختیار حاصل ہونے کیلئے ایک اور شرط جسے محقق کرکی نے ذکر کیا ہے، "تسلطت المراه علی الفسخ بشرط ان لا یسبق علی عروض العنه وطئوه ایاها فی هذا النکاح فان سبق ذلک لم یکن لها فسخ[31]"، جب مرد کا عنن ہونا ثابت ہو جائے تو عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ مرد کا عنن ہونا اسی عقد میں ثابت ہو، اگر مرد کی جماع پر ناتوانی کسی دوسرے عقد میں ہوئی ہے تو دوسرے عقد کی ناتوانی اس عقد پر اثر انداز نہیں ہو گی اور اس بنا پر اس عقد میں عورت کو فسخ کا اختیار نہیں ہو گا۔ لہذا گذشتہ کسی عقد میں مرد میں جماع کرنے کی قدرت تھی اور اس میں جماع واقع ہوا ہو تو کسی دوسرے عقد کا جماع اس عقد میں عورت کے حق کی نفی نہیں کر سکتا۔

اگر زوجہ کو عقدِ نکاح کے بعد علم ہوا کہ شوہر عنین ہے تو وہ حاکم سے فسخِ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ حاکمِ شرع اسی دن دے اس کے شوہر کو ایک سال علاج کرانے کی فرصت دے گا، اگر وہ اس معینہ مدت میں اپنی یا کسی دوسری عورت سے مجامعت کرنے پر قادر ہو جاتا ہے تو عورت فسخِ نکاح کا حق نہیں رکھتی[32]۔ لہذا ابی البختری نے حضرت امام جعفر صادقؑ دے روایت کی ہے: "عن البختری عن جعفر عن ابیه ع انّ علیاً ع کان یقول یؤخر العنین سنه من یوم ترافعه امراته فان خلص الیها و الّا فرق بینهما فان رضیت ان تقیم معه ثم طلبت الخیار بعد ذلک فقد سقط الخیار و لا خیار لها[33]"، امام علیہ السلام اپنے والد گرامی حضرت امام علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: عنین کو ایک سال کی فرصت دی جائے گی، اس وقت سے کہ جس دن عورت نے حاکم سے رجوع کیا ہو، اگر وہ مرد اس مدت میں عورت سے ہمبستری کر سکا تو ٹھیک ہے ورنہ ان کو جدا کر دیا جائے گا اور اگر عورت اس عنین کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جائے اور پھر حقِ فسخ کا مطالبہ کرے تو اب اس کا حق سلب ہو جائے گا۔

لہذا مذکورہ روایت کے مطابق عورت کو فسخِ نکاح کا حق مرد کے عنین ہونے کا علم ہوتے ہی حاصل ہو جاتا ہے، حاکمِ شرع کی تعیین شدہ مدت کے باوجود مجامعت پر قادر نہ ہوا تو عورت کو حقِ جوازِ فسخ فراہم ہو جاتا ہے۔

(دوسرا عیب): جَبّ کی تعریف

مرد کے مخصوص عیبوں میں سے ایک اور عیب "جَبّ" ہے۔ "جَبّ" جیم فتح اور باء تشدید کے ساتھ، اہل لغت نے "جَبّ" کے معنی کاٹنا، غائب ہونا کے کئے ہیں۔ فیروز آبادی نے القاموس المحیط[34] میں، بلیاوی نے المصباح اللغات[35] میں، فیومی نے المصباح المنیر[36] میں، ابن منظور نے لسان العرب[37] میں اور طُریحی نے مجمع البیان[38] میں "جَبّ" کے یہی معنی ذکر کئے ہیں۔ پس مجبوب اسے کہتے ہیں جس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو[39]۔ لہذا فقہی اصطلاح میں بھی "جَبّ" "کٹا ہوا کے معنی میں ہے۔ "امّا الجَبّ و هو القطع[40]"، جَبّ یعنی کٹا ہوا۔ "و هو القطع الذکر بشرط ان لا یبقی منه ما یمکن معه الوطء و لو قدر الحشفه[41]"، آلہ تناسل کا اتنی مقدار میں کٹا ہونا کہ مرد مجامعت کرنے

کے قابل نہ ہو، چاہے حشفہ کی مقدار کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

بنابراین، لغوی اور فقہی اصطلاح میں ایسا شخص جس کا آلہ تناسل بیخ سے کٹا ہوا ہو یا اتنا چھوٹا ہو کہ دخول کے قابل نہ ہو تو اسے مجبوب کہا جاتا ہے۔ مرد کے مجبوب ہونے کی صورت میں عورت کو فسخِ نکاح کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں تین صورتیں متصور کی جاسکتی ہیں جو ذیل الذکر ہیں:

(پہلی صورت): مرد پر "جَبّ" قبل از عقد واقع ہوا ہو اور عقد کے وقت مرد مقطوع الذکر ہو

اگر نکاح سے پہلے مرد کا آلۂ تناسل اتنی مقدار میں کٹا ہوا ہو کہ وہ عورت سے مجامعت نہیں کر سکتا تو اس صورت میں عورت کو فسخِ نکاح کا حق حاصل ہے۔ اگر عقد سے قبل "جَبّ" مرد پر عارض ہو جائے تو عورت کے حقِ فسخ پر اکثر فقہاء اتفاقِ نظر رکھتے ہیں۔ صاحب ریاض[42] اور محقق کرکی[43] نے اجماعِ فقہاء کا ادعیٰ کیا ہے جبکہ فاضل ہندی[44] اور صاحب جواہر[45] اس مسئلہ میں عدمِ خلاف کا ادعیٰ کرتے ہیں۔ بنابراین، فقہاء مرد کے مجبوب ہونے کی صورت میں عورت کے حقِ اختیار کو متعدد دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔

(دلیل اول): اجماع: مجبوب مرد کی زوجہ کو فسخ کا اختیار حاصل ہونے پر فقہاء کا اجماع ہے۔ محقق کرکی اور صاحب ریاض نے اجماع کا ادعیٰ کیا ہے۔ لہذا عقد واقع ہونے سے پہلے اگر مرد مجبوب ہو تو عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار ہے اور اسی پر علماء کا اتفاقِ نظر ہے۔ "و ثبوت الخیار به مشهور بین الاصحاب بل کاد ان یکون اجماعاً[46]"، مرد کے مجبوب ہونے کی صورت میں عورت کیلئے فسخِ نکاح کا اختیار ثابت ہے یہی اصحاب کے درمیان مشہور ہے بلکہ اس پر اصحاب کا اجماع ہے۔

(دلیل دوم): اخبار کا عام و مطلق ہونا: مجبوب کے متعلق اخبار و روایات کا عام اور مطلق ہونے سے عورت کے حقِ فسخ کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ابی الصباح الکنانی کی روایت جسے انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا: "سالت ابا عبد الله علیه السلام عن امراه ابتلی زوجها فلا یقدر علی الجماع ابداً ا تفارقه؟ قال: نعم ان شاءت[47]"، مذکورہ روایت میں مرد کا جماع پر قادر نہ ہونے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں امامؑ نے دونوں میں جدائی عورت کے اختیار میں قرار دی۔ "مرد کا جماع پر قادر نہ ہونا" روایت کے مطلق اور عام ہونے پر دلالت کر رہی ہے، مجبوب بھی اسی زمرے میں آتا ہے کیونکہ وہ بھی جماع پر قادر نہیں ہے، بنابراین، عورت قبل از عقد بطریقۂ اولیٰ فسخ کا اختیار رکھتی ہے۔

(دلیل سوم): عنن کی اخبار کا (مضمون) فحویٰ: فقہاء نے مرد کے مجبوب ہونے پر عورت کو فسخِ نکاح کے اختیار کے متعلق تیسری دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ "جَبّ" کی بیماری "عنن" اور "خصی" کی بیماری سے زیادہ شدید ہے۔ اگر عنن اور خصی فسخِ نکاح کا سبب بن سکتے ہیں تو "جَبّ" بھی بطریقۂ اولیٰ فسخ کا سبب بن سکتا ہے، کیونکہ خصی شخص مجامعت پر پوری طرح قادر ہے اور ممکن ہے ایک صحیح و سالم انسان سے بہتر مجامعت کا عمل انجام دے، کیونکہ "خصاء" میں انزال نہیں ہوتا اگرچہ آلۂ تناسل ایک سالم انسان کی طرح عمل کرتا ہے۔ لیکن "مجبوب" میں یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ اسی طرح "عنن" میں آلۂ تناسل کے ٹھیک ہونے کا امکان پایا جاتا ہے لیکن مجبوب مکمل جماع کرنے سے قاصر اور مایوس

ہے، لہذا مجبوب قبل از عقد میں بطریقۂ اولی عورت کو نکاح فسخ کرنے کا حق و اختیار ہے[48]۔

(دلیل چہارم): تدلیس کا صدق آنا: فقہاء از جملہ صاحب جواہر اس طرح کی بیماری کا ہونا، عورت کے حق مین تدلیس جانتے ہیں اور تحریر کرتے ہیں: "و من صدق التدليس[49]"، حقیقت میں یہاں تدلیس صادق آتی ہے، کیونکہ قبل از عقد مرد نے اپنے عیب کو عورت سے چھپایا ہے، لہذا بعد میں معلوم ہونے کی صورت میں عورت کو فسخ کا اختیار حاصل ہے۔

(دلیل پنجم): قاعدہ لاضرر: عورت کو مرد کے مجبوب ہونے کا علم نہ ہو اور بعد میں اسے فسخِ نکاح کا حق بھی نہ دیا جائے تو یہ عورت کے حق میں ضرر کا باعث ہوگا، کیونکہ نکاح کا مقصد و ہدف عورت سے فوت ہو گیا ہے[50]۔ لہذا مذکورہ بالا تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ قبل از عقد اگر عورت کو مرد کے مجبوب ہونے کا علم نہ ہو تو اسے نکاح فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(دوسری صورت): مرد کا آلۂ تناسل عقد کے بعد اور دضول سے پہلے کٹنا

عقد کے بعد مجبوب ہونے کے بارے میں فقہ جعفریہ میں دو قول دیکھنے میں آتے ہیں۔ بعض فقہاء از جملہ علامہ حلی[51]، شیخ طوسی[52]، محقق حلی[53] اور ابن ادریس[54] کے نزدیک مرد کے بعد از عقد اور قبل از دخول مجبوب ہونے پر عورت کو فسخ کا اختیار نہیں ہے۔ لیکن کچھ فقہاء از جملہ قاضی ابن بر[55]اج اور محقق کرکی کہتے ہیں: "و ذهب هنا الى ثبوت الخيار لو تجدد قبل الدخول[56]"، اگر دخول سے پہلے "جَبّ" حادث ہو جائے تو عورت کو فسخ کا اختیار ہے۔ قبل از دخول فسخ کے قائلین کی دلیل ہے کہ:

(دلیل اول): اخبار کا عام ہونا: وہ اخبار اور روایات جو "جَبّ" کی سبب سے فسخ پر دلالت کرتی ہیں، ان میں عمومیت پائی جاتی ہے ذ قبل از عقد یا بعد از عقد، دونوں کو شامل ہیں۔ جیسا کہ ابی الصباح الکنانی کی روایت جو گذشتہ بحث میں بعنوان دلیل پیش کی گئی۔

(دلیل دوم): اولویت (برتری) کا پایا جانا: پہلی بات یہ کہ "جَبّ" کے متعلق اولویت یہ ہے کہ "عنن" کا عقد کے بعد اور دخول سے پہلے حادث ہونے کی سبب سے فسخ ہو سکتا ہے، جب "عنن" میں فسخ ہو سکتا ہے تو "جَبّ" میں بطریقۂ اولی فسخ ہو سکتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ فسخ کا تقاضہ ہی یہ ہے کہ زوجہ کیلئے استمتاع نہ ہونے کی وجہ سے ضرر پہنچتا ہے، چاہے وہ قبل از عقد ہو یا بعد از عقد[57] ذ لہذا "جَبّ" دونوں صورتوں میں فسخ کا موجب ہوگا۔

دونوں نظریوں میں سے بظاہر عقد کے بعد اور مجامعت سے پہلے فسخ کا نظریہ زیادہ معقول، قوی اور مستحکم دلائل کے ساتھ دیکھنے میں آتا ہے کیونکہ مجامعت کا واقع نہ ہونا در حقیقت مقصدِ نکاح میں استمتاع جیسے اہم امر کا فوت ہونا لازم آتا ہے، عورت کو فسخ کا حق نہ دے کر اسے اس کے حقِ فسخ سے محروم کرنا ہے۔ علاوہ ازایں، مجامعت نہ ہونے کی صورت میں تولیدِ نسل سے بھی محروم ہو جائے گی۔

(تیسری صورت): دخول واقع ہونے کے بعد "جَبّ" حادث ہونا

اگر "جَبّ" دخول کے بعد حادث ہو، اس صورت میں اکثر فقہاء کی روئے ہے کہ عورت کو نکاح فسخ کرنے کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ محقق حلی نے شرائع[58] میں، محقق کرکی نے جامع المقاصد[59] میں، نجفی نے جواہر الکلام[60] میں اور علامہ مختلف الشیعہ میں قلمطراز ہیں: "و عندنا انه لا

خیار فی ذلک[61]"، ہمارے نزدیک "جَبّ" کا دخول کے بعد واقع ہونے کی صورت میں عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔فقہاء نے دخول کے بعد مجبوب واقع ہونے کی صورت میں عورت کے سلبِ اختیار پر متعدد روایات دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں، انہی میں سے دو روایات ذکر کریں گے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دخول کے بعد عورت کیلئے فسخ کا اختیار باقی نہیں رہتا۔

من جملہ روایات میں سے عباد الضبی، اسحاق بن عمار اور سکونی کی روایات ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ ایک بار بھی مجامعت واقع ہونے کی صورت میں عورت کیلئے فسخ کا اختیار نہین ہے۔ چنانچہ جناب سکونی کی حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول روایت میں آیا ہے: "قال امیر المؤمنین: من اتی امراہ واحدہ ثمّ اخذ عنھا فلا خیار لھا[62]"، آپؑ نے فرمایا: جو شخص ایک مرتبہ بھی عورت کے ساتھ مجامعت کرلے پھر مجبوب ہو جانے کی صورت میں علیحدہ ہونا چاہے تو اسے اختیار نہیں ہے۔ مذکورہ روایت اس بات کی تصریح کررہی ہے کہ اگر مرد ایک بار بھی اپنی زوجہ کے ساتھ مباشرت کرلے پھر زوجہ کو عقد فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور یہ عقد فسخ کے قابل نہیں ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت مین عباد الضبی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے: "اذا علم انّہ لا یاتی النساء فرق بینھما و اذا وقع علیھا وقعہ واحدہ لم یفرق بینھما والرجل لا یرد من عیب[63]"، آپؑ نے فرمایا: جب عنین کے بارے میں یہ پہچانا جائے کہ وہ عنین ہے، عورت کے ساتھ مجامعت نہیں کرسکتا تو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی اور اگر ایک مرتبہ بھی مجامعت کرلے تو پھر ان دونوں میں جدائی نہیں ڈالی جائے گی اور ایک مرتبہ بھی دخول واقع ہونے کے بعد، مرد کو معیوب ہونے کا کہہ کر رد نہیں کیا جائے گا۔ مذکورہ دونوں روایتیں اس بات کی تصریح کررہی ہیں کہ ایک بار بھی دخول واقع ہونا، عورت کیلئے فسخ کے اختیار کو زائل کردیتا ہے۔

(تیسرا عیب): خصاء کی تعریف

مرد کا تیسرا مخصوص عیب جس کے موجود ہونے کی صورت میں عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے وہ مرد کا خصی ہونا ہے۔ ذیل میں خصاء کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے اس کے حکم کو روشن کریں گے۔ اہل لغت کے نزدیک مرد کے دونوں بیضوں کو نکال دینے کو "خصاء یا خصی" کہتے ہیں۔ چنانچہ جواہری نے الصحاح[64] میں، فیروز آبادی نے القاموس المحیط[65] میں، ابن منظور نے لسان العرب[66] میں، فیومی نے المصباح المنیر[67] میں اور طریحی نے مجمع البحرین[68] میں "خصاء" کے یہی معنی بیان کئے ہیں۔ فقہی اصطلاح میں "مسلول الخصیتین" یا "سَلّ الانثیین[69]" کو خصی کہتے ہیں یعنی جس مرد کے دونوں انڈوں کو کھینچ لیا گیا ہو۔ "مرد کے انڈے نکال دیئے جائیں یا اس طرح کوٹ دیئے جائیں جس سے وہ تولید کے قابل نہ ہو[70]"۔ اس بنا پر مرد کھدڑا ہو گیا ہو۔ لہذا مرد کے خصی ہونے کی صورت میں عورت کیلئے حقِ فسخ کی یہ تفصیل سامنے آتی ہے کہ مرد عقد سے پہلے خصی ہوا تھا یا عقد کے بعد! اس بارے میں ذیل الذکر بحث مسئلہ کی وضاحت کررہی ہے۔

خصی ہونے کی صورت میں عورت کا اختیارِ فسخ

اصحابِ فقہ کے نزدیک مرد کا خصی ہونا عیب ہے[71]۔ اس بنا پر مرد میں "خصاء" حادث ہونے کی صورت میں فقہاء اس مسئلہ میں بحث کرتے ہیں کہ مرد عقد سے پہلے خصی ہوا تھا یا عقد کے بعد! اس بارے میں فقہاء کی مختلف آراء سامنے آتی ہیں۔ لذا دونوں صورتوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

(پہلی صورت): عقد سے قبل خصاء حادث ہونا

اکثر فقہاءاس بارے میں قائل ہیں کہ اگر عقد سے پہلے مرد خصی تھاتو یہ عیب عورت کو عقد فسخ کرنے کا حق دیتاہے، "تفسخ به المراه مع سبقه علی العقد[72]"، عقد سے پہلے خصاء کی سبب سے عورت عقد فسخ کر سکتی ہے اور وہ نکاح فسخ کرنے پر مختار ہے۔ مذکورہ نظریہ کے قائلین درجِ ذیل دلائل سے اپنا نظریہ اثبات کرتے ہیں:

(دلیل اول): روایات: متعدد روایات اس بارے میں دلالت کرتی ہیں کہ عقد سے خصاء حادث ہونے کی صورت میں عورت فسخ کا اختیار رکھتی ہے۔ صاحب جواہر کا کہنا ہے کہ اس متعلق روایات استفاضہ کی حد تک موجود ہیں[73]۔ انہی روایتوں میں سے جناب سماعہ کی روایت ہے جسے انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کیاہے: "عن سماعه عن ابی عبد الله علیه السلام انّ خصیاً دلّس نفسه لامراه قال: یفرق بینهما و تاخذ منه صداقها و یوجع ظهره کما دلّس نفسه[74]"، ایک خصی نے عورت سے اپنا عیب چھپایااور عقد کر لیا، امام علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان علیحدگی ڈال دی جائے گی، وہ عورت خصی سے اپنا حق مہر لے گی اور تدلیس کے باعث مرد کو سزا دی جائے گی، جس طرح اس مرد نے اپنے آپ کو حقیقت کے برخلاف ظاہر کیا تھا۔

نیز ایک اور روایت اس بارے میں پیش کرتے ہیں، ابی بکیر اپنے والد سے وہ حضرت امام باقرؑ یا حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں: "فی خصی دلّس نفسه لامراه مسلمه فتزوجها فقال: یفرق بینهما ان شاءت المراه و یوجع راسه و ان رضیت معه لم یکن لها رضاها به ان تاباه[75]" ایک خصی کے متعلق سوال کیا جس نے ایک مسلمان خاتون سے دھوکا دے کر اس سے عقد کر لیا، امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ خاتون چاہے تو دونوں کو جدا کر دیا جائے گا اور خصی کو سزا دی جائے گی اور اگر حقیقت روشن ہونے کے بعد وہ عورت چاہے اس مرد کے ساتھ زندگی بسر کرے تو پھر بعد میں اسے انکار کا حق نہیں ہوگا۔ مذکورہ دونوں روایتیں اور اس کے علاوہ مزید کثرت سے روایات خصاء قبل از عقد کی صورت میں عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار دیتی ہیں۔ ان دونوں روایتوں میں یہ بات واضح ہے کہ مرد اپنے خصی ہونے کا علم رکھتاہے اور عقد کے وقت اپنے عیب کو عورت سے پوشیدہ رکھا اور عورت مرد کے اس عیب سے لاعلم تھی، لہذا یہ خود تدلیس کے زمرے میں آتاہے اور فسخِ نکاح بننے کیلئے مزید مقوم اور مددگار ہے۔

(دلیل دوم): قاعدہ لاضرر: خصاء کی صورت میں ایک اور دلیل جو عورت کے اختیارِ فسخ کو ثابت کرتی ہے وہ قاعدہ لاضرر ہے۔ قائلین اس دلیل سے استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ خصاء کی صورت میں عورت کے حق کو سلب کرنا اور اسے مرد کی اسی حالت میں ازدواجی زندگی گزارنے پر مجبور کرنا، اس کالازمہ یہ ہے کہ اس سے عورت کو ضرر پہنچاناہے، "و اثبات الخیار لها لدفع الضرر عنها[76]" لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ عورت کو حقِ فسخ دے کر اس سے ضرر و نقصان کو دور کیا جائے۔ واضح ہے کہ کوئی بھی انسان اس طرح کے ضرر کو قبول نہیں کرے گا۔

(دلیل سوم): عقد کے فوائد کا منتفی ہونا: متعدد قرآنی آیات اور احادیث نے ازدواجی زندگی کی اہمیت اور اس کے فوائد کو بیان کیاہے۔ ازدواجی

زندگی کے انہی فوائد میں سے ایک تولیدِ نسل ہے۔ تولیدِ نسل کا شرعی طریقہ، آلۂ تناسل کا وجود اور اس کے ذریعہ منی کا رحم میں پہنچنا ہے۔ خصی انسان کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ خصیوں کی عدم موجودگی باعث بنتی ہے کہ اس سے منی خارج نہیں ہوتی، لہذا منی کا خارج نہ ہونا، تولیدِ نسل کا باعث نہیں بنتا اور اس صورت میں عقد کے فائدے منتفی ہوتے ہیں۔ اس لئے فقہاء تحریر کرتے ہیں: "لِانّ فوات التناسل به جهه يقتضى كونه عيباً"[77]، مقصدِ تولیدِ نسل کا فوت ہونا یہ اس بات کا تقاضی کرتا ہے کہ خصی ہونا عیب ہے۔ لہذا مذکورہ دلائل سے یہ نتیجہ لیا جا سکتا ہے کہ مرد کا خصی ہونا عیب اور بیماری ہے، ازدواجی زندگی شروع کرنے سے قبل اگر عورت کو مرد کے خصی ہونے کا علم نہیں تھا اور بعد میں علم ہوا، اس بنا پر عورت کے اختیار میں ہے کہ نکاح کو فسخ کردے یا اسی کیفیت میں زندگی گزارے۔

(دوسری صورت): عقد کے بعد خصاء حادث ہونا

اگر عقدِ نکاح کے بعد مرد کے خصی ہوا تو اکثر فقہاء کی یہی رائے نظر آتی ہے کہ عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ علامہ حلی نے تحریر الاحکام میں لکھا: "و ان حدث بعده فلا خيار لها[78]"، اگر عقد کے بعد خصاء حادث ہوا تو عورت کو فسخ کا اختیار نہیں ہے۔ محقق حلی بھی عقد کے بعد خصاء حادث ہونے کی صورت میں فسخ کا حق تسلیم نہیں کرتے[79]۔ لہذا فقہاء کی انظار کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ عقد کے بعد خصاء حادث ہونے کی صورت میں عورت کو فسخ کا اختیار نہیں ہے۔ مذکورہ نظریہ کے قائلین درجِ ذیل دلیلیں پیش کرتے ہیں:

(دلیل اول): اصل لزوم عقد (نکاح کی ضرورت کا اصول): عقدِ نکاح میں اصل اس کی ضرورت ہے اور جب تک کوئی ایسی وجہ موجود نہ ہو جو اسے ضرورت سے خارج نہ کرے تب تک عقد، اٹل اور باقی رہے گا۔

(دلیل دوم): نصوص: اس بیماری کے متعلق نصوص، عقدِ نکاح سے پہلے کے ساتھ خاص ہیں۔ لہذا عقد کے بعد خصی ہونے کی صورت میں عورت کو فسخ کا اختیار نہیں ہے۔ بنابراین، ایکٹ 1939ء کی دفعہ 2 کے تحت قانون مذکورہ صورت میں شامل نہیں ہوتا، زوجۂ خصی فسخ کا تقاضہ نہیں کرسکتی۔

نتیجۂ بحث

موجودہ تحقیق سے جو بات یقینی ہے وہ یہ ہے کہ مسلم تنسیخِ نکاح ایکٹ 1939ء کے سیکشن (2) میں مردانہ کمزوری کے سبب عورت کا حقِ فسخ کا اختیار معاشرے کے موجودہ مسائل کا جواب نہیں لگتا۔ اگرچہ یہ قانون، سابقہ بعض قانونی ماہرین کے نظریات سے معرضِ وجود میں آیا تھا۔ جبکہ فقہی تناظر میں موجودہ شق اشکال و اعتراض سے خالی نہیں ہے۔ معاشرے کی موجودہ صورتحال کے مطابق اسی طرح قانون کا میدان بغیر دروازے کے کھلا رہا تو زوجین کے ہر معمولی اختلاف، انہیں فسخِ نکاح کے دہلیز تک لے آئیں گے۔ نتیجۂ معاشرے میں طلاق کی شرع میں غیر معمولی اضافہ دیکھنے میں آئے گا، جسے پہلے بھی روکنے کی اسلام نے ہر ممکنہ کوشش کی ہے۔ البتہ بعض حالات میں انسانی حقوق کے تحفظ اور خاص طور سے زوجین کی باہمی زندگی میں ہدفِ زوجیت کو بڑے نقصان سے روکنے کیلئے شریعت نے نکاح کو تحلیل کرنے کے طریقے وضع کیے ہیں ئے جن میں سے ایک مردانہ عیوب کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جانا ہے۔ مردانہ عیوب کی بنا پر تین صورتوں میں نکاح فسخ ہو

سکتا ہے اور وہ مرد کا عنن، جَبّ اور خصی کے عیوب میں مبتلا ہونا ہے۔ البتہ مردانہ قوت سے محرومیت کے سبب فسخِ نکاح کا باعث بننے والا عیب، فقہ جعفریہ اور ایکٹ 1939ء کے سیکشن (2) میں مختلف نہیں ہے بلکہ ایک ہی ہے۔ اگرچہ قانون کے الفاظ مجمل ہیں جبکہ فقہی تناظر میں شرائط مفصل ہیں۔ لیکن فقہ اور موجودہ قانون میں اختلافی بات یہ دیکھی گئی ہے کہ ایکٹ بغیر کسی شرط و قیود کے عورت کی خواہش پر فوری فسخِ نکاح کی درخواست تسلیم کرتا ہے جبکہ فقہی نقطۂ نظر تینوں مردانہ عیوب میں شرائط کا پابند ہے۔

فقہ جعفریہ میں مرد کے عنین ہونے کی صورت میں عورت کو اس وقت فسخِ نکاح کا اختیار حاصل ہے جب وہ تین شرائط جو مقالہ کے متن میں ذکر کی گئی ہیں، موجود ہوں۔ اگر شرائط موجود ہوں تو عورت فسخِ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ البتہ عنین کے بارے میں روایات کے مطابق، قاضی اسے اپنا علاج کرانے کیلئے ایک سال کی مہلت دے گا تاکہ اس مدت میں وہ ٹھیک ہو جائے، اگر ٹھیک ہو گیا تو عورت کو فسخ کا اختیار نہیں ہے۔

فقہ جعفریہ میں مرد کے مجبوب ہونے کی صورت میں عورت کو فسخِ نکاح کا حق حاصل ہے اور اس پر فقہاء امامیہ کا اجماع ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ اگر نکاح سے پہلے مرد کا آلۂ تناسل اتنی مقدار میں کٹا ہوا ہو کہ وہ عورت سے مجامعت نہیں کر سکتا۔ عقد کے بعد مجبوب ہونے کی صورت میں بعض فقہاء کے نزدیک اگر قبل از دخول مجبوب ہو تو عورت کو فسخ کا اختیار نہیں لیکن کچھ فقہاء از جملہ قاضی ابن براج اور محقق کرکی کہتے ہیں دخول سے پہلے "جب" حادث ہو جائے تو عورت کو فسخ کا اختیار ہے۔ لیکن اکثر فقہاء دخول کے بعد عورت کے فسخ نکاح کا اختیار سلب ہونے کے قائل ہیں۔

خصاء حادث ہونے کی صورت میں اگر قبل از عقد ہو تو فقہاء عورت کے حقِ فسخِ نکاح کے قائل ہیں لیکن عقد کے بعد واقع ہونے کی صورت میں دو نظریوں میں سے اکثر فقہاء عورت کے حقِ فسخِ نکاح کے قائل نہیں ہیں۔

حوالہ جات

---

[1] -القرآن، 236/2

[2] -Dissolution of Marriage Act 1939

[3] -باجوہ، محمد احمد اللہ، محمدن لاء، لاہور: خیبر پبلیشرز، ت ن، ص606

[4] -دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفہ، لاہور: اردو سائنس بورڈ، طبعہ ششم، 2010ء، ج3، ص295

[5] - قلعی، محمد، معجم لغۃ الفقہاء، بیروت: دار النفائس للطباعۃ والنشر والتوضیع، طبعہ دوم، ت ن، ص325

[6] -راغب اصفہانی، حسین بن علی، المفردات فی غریب القرآن، مترجم: محمد عبدہ فیروز پوری، لاہور: شیخ شمس الحق اقبال ٹاؤن، ت ن، ج2، ص740

[7] - محقق حلی، نجم الدین جعفر بن حسن، شرائع الاسلام فی مسائل الحلال والحرام، قم: مؤسسہ اسماعیلیان، طبعہ دوم، 1408ھ ق، ج2، ص30؛ عاملی ترحینی، سید محمد حسین، الزبدۃ الفقہیہ فی شرح الروضۃ البہیۃ، قم: دار الفقہ للطباعۃ والنشر، طبعہ چہارم، 1427ھ ق، ج4، ص606؛ شہید ثانی، زین الدین بن علی عاملی، مسالک الافہام الی تنقیح شرائع الاسلام، قم: مؤسسہ معارف الاسلامیہ، طبعہ اول، 1413ھ ق، ج3، ص290

[8] -فاضل ہندی، محمد بن حسن، کشف اللثام والا بہام عن قواعد الاحکام، قم: دفتر انتشارات اسلامی، طبع اول، 1416ھ ق، ج7، ص361؛ فخر المحققین حلی، محمد بن حسن، ایضاح الفوائد فی شرح مشکلات القواعد، قم: مؤسسہ اسماعیلیان، طبع اول، 1387ھ ق، ج3، ص175۔

[9] -فیومی، احمد بن محمد، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، قم: دار الھجرۃ، طبع دوم، 1414ھ ق، ص433؛ طریحی، فخر الدین بن محمد علی، مجمع البحرین، تہران: دفتر فرہنگ اسلامی، 1367ش، ج2، ص1281۔

[10] -ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت: دار صادر، طبع ہشتم، 2014ء، ج4، ص448۔

[11] - نجفی، محمد حسن بن محمد باقر، جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام، بیروت: دار احیاء التراث العربی، طبع ہفتم، 1404ھ ق، ج30، ص324؛ آل عصفور، حسین بن محمد، الانوار اللوامع فی شرح مفاتیح الشرائع، قم: مجمع البحوث العلمیہ، طبع اول، ت ن، ج10، ص161؛ لنکرانی، شیخ محمد فاضل موحدی، تفصیل الشریعہ فی شرح تحریر الوسیلہ الطلاق والمواریث، قم: مرکز فقہی آئمہ اطہار، طبع اول، 1421ھ ق، ص382؛ فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص363۔

[12] - شیخ حر عاملی، محمد بن حسن، ہدایۃ الامۃ الی احکام الآئمۃ، مشہد: مجمع البحوث الاسلامیۃ، طبع اول، 1412ھ ق، ج7، ص274، ح40؛ شیخ حر عاملی، محمد بن حسن، تفصیل وسائل الشیعہ الی تحصیل مسائل الشریعہ، قم: مؤسسہ اہل بیت علیہم السلام، طبع اول، 1409ھ ق، ج21، ص229، ح26961-1

[13] - بحرانی اصفہانی، عبداللہ بن نور اللہ، عوالم العلوم والاحوال من الآیات والاخبار والاقوال، قم: مؤسسہ الامام المہدیؑ، طبع اول، 1413ھ ق، ج24، ص344؛ مجلسی اول، محمد تقی، روضۃ المتقین فی شرح من لایحضرہ الفقیہ، قم: مؤسسہ فرہنگی اسلامی کوشانبور، طبع دوم، 1406ھ ق، ج9، ص226؛ شیخ طوسی، محمد بن حسن، تہذیب الاحکام، تہران: دار الکتب الاسلامیہ، طبع چہارم، 1407ھ ق، ج7، ص431، ح1717-28۔

[14] - نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص324۔

[15] -فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص364۔

[16] - محقق کرکی، علی بن حسین عاملی، جامع المقاصد فی شرح القواعد، قم: مؤسسہ آل البیتؑ، طبع دوم، 1414ھ ق، ج13، ص229۔

[17] -ابن براج، قاضی عبدالعزیز، المہذب، قم: دفتر انتشارات اسلامی، طبع اول، 1406ھ ق، ج3، ص369۔

[18] - شیخ طوسی، محمد بن حسن، المبسوط فی الفقہ الامامیہ، تہران: المکتبۃ الرضویۃ لاحیاء الآثار الجعفریۃ، طبع سوم، 1387ھ ق، ج4، ص264۔

[19] -ابن حمزہ، عماد الدین طوسی، الوسیلہ الی نیل الفضیلہ، قم: کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، طبع اول، 1408ھ ق، ص311۔

[20] - محقق حلی، شرائع الاسلام، ج2، ص319۔

[21] -ابن ادریس، محمد بن منصور، السرائر الحاوی لتحریر الفتاویٰ، قم: دفتر تبلیغات اسلامی، طبع دوم، 1410ھ ق، ج2، ص615۔

[22] - نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص326۔

[23] -شہید ثانی، زین الدین بن علی عاملی، الروضۃ البہیۃ فی شرح اللمعۃ الدمشقیۃ، قم: طبع اول، 1410ھ ق، ج5، ص386۔

[24] -فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص364۔

[25] - محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص229۔

[26] - شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج21، ص230، ح26964-4

[27] -شہید ثانی، مسالک الافہام، ج8، ص105؛ طباطبائی، سید علی بن محمد، ریاض المسائل فی تحقیق الاحکام بالدلائل (ط-الحدیثۃ)، قم: مؤسسہ آل البیتؑ، طبع اول، 1418ھ ق، ج11، ص469؛ علامہ حلی، حسن بن یوسف، مختلف الشیعہ فی احکام الشریعہ، قم: دفتر انتشارات اسلامی، طبع سوم، 1413ھ ق، ج7، ص205۔

28 - شیخ طوسی، المبسوط، ج4، ص264۔

29 - شیخ طوسی، الخلاف، ج4، ص356۔

30 - فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص364۔

31 - محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص229۔

32 - شیخ طوسی، المبسوط، ج4، ص262؛ نجفی جواہر الکلام، ج30، ص354۔

33 - شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج21، ص232، ح26969-9

34 - فیروز آبادی، علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب، بیروت: مؤسسہ الرسالہ، طبعہ ہشتم، 1426ھ ق، ص65، مادہ "جَبّ"۔

35 - بلیاوی، مولانا عبد الحفیظ، مصباح اللغات، لاہور: المصباح اردو بازار، ت ن، ص99، مادہ "جَبّ"۔

36 - فیومی، المصباح المنیر، ج1، ص89، کتاب الجیم۔

37 - ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت: دار صادر، طبعہ ہشتم، 2014ء، ج1، ص267۔

38 - طریحی، مجمع البیان، ج1، ص337۔

39 - ایضاً۔

40 - فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص361۔

41 - امام خمینیؒ، روح اللہ موسوی، تحریر الوسیلہ، قم: مؤسسہ مطبوعات دار العلم، طبعہ اول، ت ن، ج2، ص292؛ لنکرانی، تفصیل الشریعہ، ص372۔

42 - طباطبائی، ریاض المسائل، ج11، ص449۔

43 - محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص232۔

44 - فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص362۔

45 - نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص328۔

46 - طباطبائی، ریاض المسائل، ج11، ص449؛ شیخ طوسی، محمد بن حسن، الخلاف، قم: دفتر انتشارات اسلامی، طبعہ اول، 1407ھ ق، ج4، ص250؛ ابن ادریس، السرائر، ج2، ص611۔

47 - شیخ طوسی، تہذیب الاحکام، ج7، ص431، ح1717-28؛ ابن ابی جمہور، محمد بن زین الدین، عوالی اللئالی العزیزیہ فی الاحادیث الدینیہ، قم: دار سید الشہداء للنشر، طبعہ اول، 1405ھ ق، ج3، ص356، ح308؛ علامہ مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، ملاذ الاخیار فی تہذیب الاخبار، قم: کتاب خانہ آیہ اللہ مرعشی نجفی، طبعہ اول، 1406ھ ق، ج12، ص394، ح28۔

48 - فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص362؛ نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص328؛ شہید ثانی، مسالک الافہام، ج8، ص107۔

49 - نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص328۔

50 - ایضاً۔

51 - علامہ حلی، حسن بن یوسف، تحریر الاحکام الشریعہ علی مذہب الامامیہ، قم: مؤسسہ امام صادقؑ، طبعہ اول، 1420ھ ق، ج2، ص28-29۔

52 - شیخ طوسی، الخلاف، ج4، ص349۔

[53] - محقق حلی، شرائع الاسلام، ج2، ص235۔

[54] -ابن ادریس، السرائر، ج2، ص612۔

[55] -ابن براج، المہذب، ج2، ص235۔

[56] - محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص223۔

[57] - شیخ طوسی، المبسوط، ج4، ص250؛ محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص224۔

[58] - محقق حلی، شرائع الاسلام، ج2، ص263۔

[59] - محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص224۔

[60] - نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص328۔

[61] -علامہ حلی، مختلف الشیعہ، ج7، ص205.

[62] - شیخ صدوق، محمد بن علی، من لایحضرہ الفقیہ، قم: دفتر تبلیغات اسلامی، طبعہ دوم، 1413ھ ق، ج3، ص551، ح4896؛ شیخ طوسی، محمد بن حسن، الاستبصار فیما اختلف من الاخبار، تہران: دار الکتب الاسلامیہ، طبعہ اول، 1390ھ ق، ج3، ص250، ح895-5 باب العنین واحکامہ؛ شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج 21، ص230، ح26964-4۔

[63] - شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج21، ص229، ح26962-2۔

[64] -جوہری، اسماعیل، الصحاح تاج اللغہ وصحاح العربیہ، بیروت: دار العلم للملاعین، طبعہ اول، 1410ھ ق، ج6، ص2327۔

[65] -فیروز آبادی، القاموس المحیط، ج2، ص1679۔

[66] -ابن منظور، لسان العرب، ج5، ص84۔

[67] -فیومی، المصباح المنیر، ج1، ص171۔

[68] -طریحی، مجمع البیان، ج1، ص519۔

[69] -فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص363؛ نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص322؛ ابن براج، المہذب، ج2، ص233۔

[70] - نجفی، شیخ محمد حسین، قوانین الشریعہ فی فقہ جعفریہ، سرگودھا: مکتبہ السبطین، ت ن، ج2، ص158

[71] - محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص227۔

[72] -ابن حمزہ، الوسیلہ، ص311؛ ابن ادریس، السرائر۔ ج2، ص617؛ علامہ حلی، مختلف الشیعہ، ج7، ص199؛ محقق حلی، شرائع الاسلام، ج2، ص318؛ محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص226۔

[73] - نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص322-323۔

[74] - شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج21، ص227، ح26955-2؛ مجلسی اول، روضۃ المتقین، ج8، ص283۔

[75] -علامہ مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسولؐ، تہران: دار الکتب الاسلامیہ، طبعہ دوم، 1404ھ ق، ج20، ص159، ح4؛ شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج21، ص227؛ کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی (ط-دار الحدیث)، قم: مرکز بحوث دار الحدیث، طبعہ اول، 1429ھ ق، ج10، ص 797، ح9759-2۔

[76] - فاضل ہندی، کشف اللثام، ج7، ص363؛ نجفی، جواہر الکلام، ج30، ص232۔

[77] - محقق کرکی، جامع المقاصد، ج13، ص227؛ مکارم شیرازی، ناصر، کتاب النکاح، قم: مدرسہ امام علی بن ابیطالب علیہم السلام، طبعہ اول، 1424ھ ق، ج5، ص101۔

[78] - علامہ حلی، تحریر الاحکام، ج3، ص532۔

[79] - محقق حلی، شرائع الاسلام، ج2، ص262۔

References

1. Qur'an, 2/236
2. Dissolution of Marriage Act 1939
3. Bajwa, Muhammad Ahmadullah, Muhammadan Law, Lahore: Khyber Publishers, TN, p. 606
4. Dehlvi, Syed Ahmed, Farhang Asifa, Lahore: Urdu Science Board, Vol. VI, 2010, vol. 3, p. 295
5. Qalawi, Muhammad, Mu'jam Lagha al-Fiqh, Beirut: Dar al-Nafais li'l-Taba'ah wa'l-Nashr wa'l-Tawdi' vol. 2, p. 325.
6. Raghib Isfahani, Husayn ibn Ali, al-Mufaddat fi Gharib-ul-Quran, translated by Muhammad Abdullah Firozpuri, Lahore: Shaykh Shams-ul-Haq Iqbal Town, Vol. 2, p. 740
7. Al-Muhaqqiq al-Hilli, Najm al-Din Ja'far ibn Hasan, Shar'i al-Islam fi Muqaddas al-Halal wa'l-Haram, Qum: Mu'assa Isma'ilian, Vol. 2, p. 30; Mu'assa Ma'arif al-Islamiyyah, Vol. 1, p. 290
8. Fazl-e-Hindi, Muhammad bin Hasan, Kashf al-Latham wa'l-Baham an-Niyam al-Ahkam, Qum: Office of Islamic Studies, Vol. 1, 1416 AH, vol. 7, p. 361;
9. Fumi, Ahmad b. Muhammad, al-Misbah al-Munir fi Gharib al-Sharh al-Kabir al-Rafa'i, Qum: Dar al-Hijra, vol. 2, p. 433;
10. Ibn Manzoor, Muhammad bin Mukarram, Lasan al-Arab, Beirut: Dar Sadr, vol. 4, p. 448.
11. Najafi, Muhammad Hasan bin Muhammad Baqir, Jawahir al-Kalam fi Sharh Shar'i al-Islam, Beirut: Dar-i-Ahya al-Tarath al-Arabi, Vol. VII, 1404 AH, vol. 30, p. 324; Center fiqh imam athar, vol. 1, p. 382, Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 363.
12. Al-Shaykh al-Hurr al-'Amili, Muhammad ibn Hasan, Hidayat al-'Ummah al-Ahkam al-'Aymah, Mashhad: Majma al-Bahooth al-Islamiyyah, Vol. 1, p. 274, p. 40;
13. Al-Bahrani Isfahani, 'Abd Allah b. 'Abd Allah, 'Awlam al-'Ulum wa'l-Hawal min al-'Ayyat wa'l-Akhbar wa'l-Qawwal, Qum: Mu'assa al-Imam al-Mahdi(a), Vol. 1, 1413 A.H., vol. 24, p. 344; Dar-ul-Kutub al-Islamiyyah, Vol. IV, vol. 7, p. 431, p. 1717-28.
14. Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, p. 324.
15. Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 364.
16. Al-Muhaqqiq Al-Karki, 'Ali b. Al-Husayn al-'Amili, Jami al-Muqaddafi Sharh al-Niyam, Qum: Mu'assa al-Bayt (a), vol. 2, p. 13, p. 229.
17. Ibn Baraj, Qazi 'Abd al-Aziz, al-Mahdhab, Qum: Office of Islamic Studies, Vol. 1, 1406 AH, vol. 3, p. 369.
18. Al-Shaykh al-Tusi, Muhammad b. Hasan, al-Mabsut fi al-Fiqh al-Imamiyyah, Tehran: al-Maktabat al-Razwiyyah al-Lahya al-Athar al-Ja'fariyyah, vol. 3, p. 4, p. 264.
19. Ibn Hamza, Imad al-Din Al-Tusi, al-Wasila al-Nil al-Fadhila, Qum: Kitab Khana Ayah Allah Mar'ashi Najafi, Vol. 1, 1408 AH, p. 311.
20. Al-Muhaqqiq Al-Hilli, Shar'i al-Islam, vol. 2, p. 319.
21. Ibn Idris, Muhammad ibn Mansur, al-Sarair al-Haawi l-Tahrir al-Fataawa, Qum: Office of The Tabligh-e-Islami, Vol. 2, p. 615.
22. Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, p. 326.
23. Shaheed II, Zayn al-Din b. 'Ali 'Amili, al-Rawda al-Bahiyyah fi Sharh al-Lama'at al-Damascusiyyah, Qum: 1410 AH, vol. 5, p. 386.

24. Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 364.
25. Muhaqqiq Karki, Jami al-Muqaddas, vol. 13, p. 229.
26. Al-Shaykh al-Hurr al-'Amili, Sa'id al-Shi'a, vol. 21, p. 230, h. 26964-4
27. Shaheed II, Masalik al-Ifaham, vol. 8, p. 105; Tabataba'i, Sayyid 'Ali b. Muhammad, Riyadh al-Muqaddafi Tahrib al-Ahkam ba'l-Da'il (Ta-al-Haditha), Qum: Mu'assa al-Bayt (a), Vol. 1, vol. 11, p. 469;
28. Al-Shaykh al-Tusi, al-Mabsot, vol. 4, p. 264.
29. Al-Shaykh al-Tusi, al-Khilafah, vol. 4, p. 356.
30. Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 364.
31. Muhaqqiq Karki, Jami al-Muqaddas, vol. 13, p. 229.
32. Al-Shaykh al-Tusi, al-Mabsot, vol. 4, p. 262;
33. Al-Shaykh al-Hurr al-'Amili, Sa'id al-Shi'a, vol. 21, p. 232, h. 26969-9
34. Firuzabadi, Allama Mujad-ud-Din Muhammad bin Ya'qub, Beirut: Mu'assa al-Risala, Vol. VIII, p. 65.
35. Baliawi, Maulana Abdul Hafeez, Misbah-ul-Laghat, Lahore: Al-Misbah Urdu Bazaar, tn, p. 99, Substance "When".
36. Fumi, al-Misbah al-Munir, vol. 1, p. 89, Kitab al-Jamim.
37. Ibn Manzoor, Muhammad bin Mukarram, Lasan al-Arab, Beirut: Dar Sadr, Vol. 1, p. 267.
38. Tarihi, Majma al-Bayan, vol. 1, p. 337.
39. Ibid.
40. Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 361.
41. Imam Khomeini, Ruhollah Mousavi, Tahrir al-Wasila, Qum: Mu'assa, Dar-ul-Ilm, Vol. 1, p. 2, p. 292;
42. Tabatabai, Riyadh al-Muqaddas, vol. 11, p. 449.
43. Al-Muhaqqiq Kirki, Jami al-Muqaddas, vol. 13, p. 232.
44. Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 362.
45. Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, p. 328.
46. Al-Tabataba'i, Riyadh al-Muqaddas, vol. 11, p. 449; Shaykh al-Tusi, Muhammad b. Hasan, al-Khilafah, Qum: Office of Islamic Studies, Vol. 1, 1407 AH, vol. 4, p. 250;
47. Al-Shaykh al-Tusi, Tahdhib al-Ahkam, vol. 7, p. 431, p. 1717-28; Ibn Abi Jamhoor, Muhammad b. Zayn al-Din, Awwali al-Layali al-Azizia fi al-Ahadith al-Diniyyah, Qum: Dar Sayyid al-Shuhada al-Nashr, Vol. 1, p. 356 AH, vol. 3, p. 356, p. 308;
48. Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 362; Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, p. 328;
49. Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, p. 328.
50. Ibid.
51. Allama Hilli, Hasan bin Yusuf, Tahrir al-Ahkam al-Shari'ah 'Ali Dharm al-Imamiyyah, Qum: Mu'assa Imam al-Sadiq (a), Vol. 2, pp. 28-29.
52. Al-Shaykh al-Tusi, al-Khilafah, vol. 4, p. 349.
53. Al-Muhaqqiq Al-Hilli, Shar'i al-Islam, vol. 2, p. 235.
54. Ibn Idris, al-Sarair, vol. 2, p. 612.
55. Ibn Baraj, al-Mahdhab, vol. 2, p. 235.
56. Al-Muhaqqiq Karki, Jami al-Muqaddas, vol. 13, p. 223.
57. Al-Shaykh al-Tusi, al-Mabsot, vol. 4, p. 250;
58. Al-Muhaqqiq Al-Hilli, Shar'i al-Islam, vol. 2, p. 263.
59. Al-Muhaqqiq Karki, Jami al-Muqaddas, vol. 13, p. 224.
60. Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, p. 328.
61. Allama Hilli, Different Shi'a, vol. 7, p. 205.
62. Shaykh Al-Saduq, Muhammad b. 'Ali, Min la Yahadra al-Faqih, Qum: Office of Tabligh-e-Islami, Vol. II, p. 551, p. 4896; Shaykh Tusi, Muhammad bin Hasan, Al-Istabsar Fima Akhtalif min al-Akhbar, Tehran: Dar-ul-Kutub al-Islamiyya, Vol. 1, 1390 AH, Vol. 3, p. 250, p. 895-5, Vol. 2, p. 895-5, Al-Shaykh al-Husayn, Vol. 2, p. 895-5.

63. Al-Shaykh al-Hurr al-'Amili, Sa'id al-Shi'a, vol. 21, p. 229, h. 26962-2.
64. Jauhari, Isma'il, Al-Sahaah Taj al-Lagha wa Sahaah al-Arabiya, Beirut: Dar-ul-Ilm al-Mulla'in, Vol. 1, 1410 AH, vol. 6, p. 2327.
65. Firuzabadi, Al-Qamoos al-Muhit, vol. 2, p. 1679.
66. Ibn Manzoor, Lasan al-Arab, vol. 5, p. 84.
67. Fumi, al-Misbah al-Munir, vol. 1, p. 171.
68. Tarihi, Majma al-Bayan, vol. 1, p. 519.
69. Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 363; Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, p. 322;
70. Najafi, Shaykh Muhammad Husayn, Laws of Shari'a fi Fiqh Ja'fariyya, Sargodha: Maktaba al-Sabatin, vol. 2, p. 158
71. Al-Muhaqqiq Karki, Jami al-Muqaddas, vol. 13, p. 227.
72. Ibn Hamza, al-Wasila, p. 311; Vol. 2, p. 617; AllamahAl-Hilli, Different Shi'a, vol. 7, p. 199; Muhaqqiq Al-Hilli, Shar'i al-Islam, vol. 2, p. 318;
73. Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, pp. 322-323.
74. Al-Shaykh al-Hurr al-'Amili,Sa'id al-Shi'a, vol. 21, p. 227, h. 6955-2;
75. Allama Majlisi, Muhammad Baqir bin Muhammad Taqi, Mar'at al-Aql fi Sharh Akhbar al-Rasul (a), Tehran: Dar-ul-Kutub al-Islamiyya, Vol. 2, p. 20, p. 159, H4; Shaykh Hurr Amili, Sa'id al-Shi'a, vol. 21, p. 227;
76. Fazil Hindi, Kashf al-Latham, vol. 7, p. 363; Najafi, Jawahir al-Kalam, vol. 30, p. 232.
77. Makarim Shirazi, Nasir, Kitab al-Nikaah, Qum: Madrasah Imam Ali bin Abi Talib (as), Vol. 1, 1424 AH, vol. 5, p. 101.
78. Allama Hilli, Tahrir al-Ahkam, vol. 3, p. 532.
79. Al-Muhaqqiq Al-Hilli, Shar'i al-Islam, vol. 2, p. 262.